





# فضائل و احکام رمضان المبارک

تالیف

محدث کبیر حضرت مولانا سید اصغر حسین حسنی حنفی قدس سرہٗ

حواشی

فقیہ العصر حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

سلسلۂ تبلیغ
۶۳

تعداد بار اول
۳۵۰۰

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸

فون : ۵۴۲۲۲۱۳ - ۴۲۸۰۶۰

مدیر مسئول مشرف علی تھانوی نے ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "الامداد" جامع دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے شائع کیا

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لیے جس نے قلم کے ذریعہ سے انسان کو علم سکھایا اور وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ اور درود و سلام ہو نبی کل کائنات پر جسکی وجہ سے اللہ پاک نے اس کائنات کو وجود بخشا۔

مختلف احباب اور متعلقین دار العلوم الاسلامیہ لاہور کافی عرصہ سے حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی، شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ دار العلوم الاسلامیہ سے اس بات کی خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ سے ایک ماہنامے کا اجراء کیا جائے۔ جس کے جواب میں حضرت یہ ارشاد فرماتے کہ یہ جو اتنے رسائل مختلف اداروں سے طبع ہو رہے ہیں ہمارے ہی تو ہیں۔ مثلاً لاہور سے الحسن، الصیانہ، خدام الدین، انوار مدینہ اور دیگر شہروں سے، البلاغ، الفاروق، الاشرف، بینات، الخیر اور سینکڑوں رسائل و جرائد ہیں جو ہر ماہ الحمدللہ طبع ہوتے ہیں اور لوگ ان سے استفادہ کر رہے ہیں ان سب کی موجودگی میں کسی نئے رسالے کی ضرورت نہیں ہے۔

البتہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے مواعظ جو مکتبہ تھانوی سے "الابقاء" کے نام سے طبع ہوتے تھے اب بند ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے کو جاری کرنیکی ضرورت ہے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ چنانچہ مئی ۱۹۹۲ء میں حضرت کے مشورے سے جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کی طرف سے حضرت تھانویؒ کے مواعظ کو ترتیب جدید پر عنوانات، عربی، فارسی اشعار کے ترجموں اور مفید حواشی کے اضافہ کے ساتھ طبع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ جو بحمد اللہ بہت مقبول ہوا اور اب تک دار العلوم نے سلسلہ

التبلیغ کے نام سے حضرت تھانویؒ اور کچھ دوسرے اکابرین کے ۶۲ وعظ طبع کیے ہیں۔

حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات کی اشاعت کا کام سب سے پہلے حضرت کے بھتیجے حضرت مولانا شبیر علی صاحبؒ نے تھانہ بھون سے شروع کیا اور "الامداد" کے نام سے ایک رسالہ نکالا جس میں حضرت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات طبع کیے جاتے تھے۔

پاکستان بن جانے کے بعد حضرت کے متعلقین پاکستان منتقل ہوگئے اور یہ سلسلہ بند ہوگیا، پھر کراچی سے مولانا محمد عبدالمنان صاحب نے مکتبہ تھانوی سے ایک رسالہ "الابقاء" کا اجراء کیا جس میں حضرت کے مواعظ کے طبع کا اہتمام کیا گیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انتہائی نامساعد حالات میں بھی وہ حتی المقدور اس سلسلے کو چلاتے رہے، پوری امت مسلمہ پر ان کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے اس علمی ذخیرہ کو محفوظ رکھا اگرچہ رف کاغذ پر لیتھو چھپائی کے ساتھ بغیر کسی عنوان کے یہ مواعظ چھپتے رہے۔ اور بسا اوقات تو ایک وعظ دو اور تین قسطوں میں بھی چھپتا تھا جس کی وجہ سے پڑھنے والے کو پریشانی کا سامنا ہوتا تھا کہ مضمون کی تکمیل کے لیے اس کو ایک دو ماہ تک انتظار کی زحمت اٹھانا پڑتی۔ قیام پاکستان کے بعد جبکہ وسائل کی انتہائی کمی اور پریشانیوں کا ہجوم ہر شخص کو گھیرے ہوئے تھا ان نامساعد حالات میں اس سلسلہ کو جاری رکھنا مولانا عبدالمنان صاحب کی کرامت اور اخلاص ہی تھا۔ اور اس پر ان کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے، مولانا موصوف کے انتقال کے بعد یہ سلسلہ پھر بند ہوگیا۔

اور مئی ۱۹۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ کے مقدر میں لکھدی۔ دارالعلوم سے بھی وسائل کی کمی کے پیش نظر یہ مواعظ ہر ماہ طبع نہیں

ہوسکے کوشش کے باوجود کبھی کبھی تعطل آجاتا تھا۔

اب حضرت مہتمم صاحب مدظلہم العالی کی رائے گرامی یہ ہوئی کہ اس سلسلے کو مستقل کیا جائے اس تعطل کو ختم کیا جائے اور باقاعدگی سے ہر ماہ وعظ کے طبع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں "الامداد" کے نام سے ڈیکلیریشن کے لیے درخواست دی گئی کہ یہ حضرت تھانوی کا تجویز کردہ نام ہے اور مواعظ سب سے پہلے اسی نام سے طبع ہوتے رہے ہیں انشاء اللہ مزید خیر و برکت کا باعث ہوں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ اس نے ہماری اس کوشش کو بار آور کیا اور حکومت پاکستان نے اس نام سے رسالہ کے اجراء کی منظوری دیدی، ہم ان تمام احباب کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس سلسلے میں ادارہ کے ساتھ تعاون کیا۔ اور اس نام کی منظوری میں کسی بھی قسم کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور اس سلسلے تبلیغ کو ہمارے لیے ذریعہ آخرت بنائے۔ آمین

آئندہ سے جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ کے سلسلہ التبلیغ کے تحت چھپنے والے مواعظ و ملفوظات انشاء اللہ "الامداد" کے نام سے طبع ہونگے، گذشتہ ماہ حضرت تھانوی کا وعظ التہذیب نمبر ۳ طبع کیا گیا تھا جو آپ حضرات کو موصول ہوچکا ہوگا، التہذیب نمبر ۴ انشاء اللہ آئندہ طبع کیا جائیگا۔ "الامداد" کے اس پہلے شمارے میں ماہ رمضان المبارک کی مناسبت سے محدث اعظم حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب قدس سرہ کی ایک مختصر تصنیف "فضائل واحکام رمضان المبارک" جس پر فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ کا حاشیہ ہے ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت تھانویؒ اور دیگر حضرات

اکابرین کی کتابوں سے ماخوذ رمضان المبارک کی حکمتیں اور مفتی جمیل احمد صاحب تھانویؒ کے مفت کے خزانے اور رمضان المبارک پر مفتی صاحب کی ایک نظم پیش کی جارہی ہے۔ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کے ترجمان "الامداد" کے لیے فی الحال باقاعدہ ماہانہ چندہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے۔ قارئین کو یہ رسالہ انشاء اللہ حسب سابق ہی پیش کیا جائیگا۔ البتہ اگر کوئی صاحب از خود دعوت و تبلیغ کے اس سلسلے میں معاونت کرنا چاہیں تو مدیر "الامداد" یا مہتمم جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کے نام چیک یا منی آرڈر بھیج سکتے ہیں۔ فقط

خلیل احمد تھانوی

خادم ادارہ اشرف التحقیق

جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اس ذات بیمثال ذوالجلال کو جس نے اپنی حکمت سے رمضان المبارک مقرر فرما کر ہم ناچیز گنہگار بندوں کے لیے رحمت و مغفرت کا سامان فرمایا اور درود سلام ہو سردار عالم رسول اکرم ﷺ اور اس کی اولاد اور دوستوں پر جس نے ہم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے روزہ کا حکم سنایا اور سیدھا راستہ بتایا اس کے بعد عرض ہے کہ رمضان المبارک کے متعلق مسائل میں اگرچہ بعض اُردو کے رسالے اس سے پہلے لکھے گئے ہیں لیکن چونکہ اکثر مسائل کو تفصیل سے علیحدہ علیحدہ نہیں لکھا گیا۔ اس سے عوام کو دشواری ہوتی ہے۔ لہذا احقر نے حدیث و فقہ کی نہایت معتبر کتابوں سے مختصر طور پر یہ مسائل جمع کر کے بفضل خدا تعالیٰ ماہ رجب ۱۳۲۳ھ میں ایسی سیدھی سادی عبارت اور عام فہم طور سے لکھ دیے ہیں۔ کہ عام مسلمانوں کو نفع ہو خدا تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور ہمارے لیے باعث نجات بنا دے۔ آمین۔

سید اصغر حسین

## رمضان المبارک اور روزہ کے فضائل اور فرضیت کا بیان

رمضان میں خدا تعالیٰ کی رحمت اہلِ دنیا کی طرف خاص طور سے نازل ہوتی ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ کیسا برکت کا مہینہ ہے کہ اکثر آسمانی کتابوں کا نزول اسی ماہ میں ہوا ہے۔ یعنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو صحیفے اسی مہینے میں تیسری تاریخ کو عطا ہوئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور اسی ماہ مبارک کی اٹھارہ تاریخ کو مرحمت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت بھی چھ تاریخ رمضان کو دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

انجیل بھی تیرہ رمضان کو نازل فرمائی گئی اور اہل اسلام کی سب سے بڑی نعمت یعنی کلام مجید بھی اسی ماہ مبارک میں لوح محفوظ سے آسمان پر نازل کیا گیا اور پھر حسب موقع وضرورت تیئیس برس تک رفتہ رفتہ رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوتا رہا اور ہر رمضان المبارک میں حضور سرورِ عالم ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے اور سب سے آخری رمضان میں آپ نے دو مرتبہ دور فرمایا۔ اس ماہ میں اکثر شیاطین قید ہوجاتے ہیں جس کا ظاہر اثر یہ ہے کہ گناہ اس مہینہ میں بہت ہی کم (۱) ہوجاتے ہیں۔ خصوصاً رمضان کے اخیر دنوں میں بہت ہی کم ہوجاتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ کسی پر پوشیدہ نہیں صدقات وخیرات کا ثواب اس ماہ میں معمول سے صدہا درجہ زیادہ ملتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے جو اس کا انکار کرے مسلمان نہیں رہتا اور جو شخص اس فرض کو چھوڑ دے وہ سخت گنہگار اور فاسق ہوتا ہے۔

## روزہ میں نیت کی ضرورت کا بیان

روزہ کے لیے نیت شرط ہے (نیت کہتے ہیں دل کے قصد اور ارادے کو) اگر روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہ ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت آدھے (۲) دن تک کرسکتا ہے نذر معین کے روزے کی نیت بھی آدھے دن تک کرسکتا ہے (نذر معین کہتے ہیں دن مقرر کرکے روزہ ماننے کو مثلاً یوں کہے کہ اس ہفتہ جو جمعرات آوے گی اس میں خدا کے لیے روزہ رکھوں گا۔ اور

---

(۱) یعنی کم کرنے کی قدرت ہوجاتی ہے ذرا سی توجہ سے کم ہوسکتے ہیں کوئی توجہ ہی نہ کرے تو دوسری بات ہے۔

(۲) شرعی دن صبح صادق سے غروب تک ہوتا ہے اس کے آدھے تک۔

آدھے دن کا یہ مطلب ہے کہ صبح صادق ہونے سے سورج چھپنے تک جس قدر فاصلہ ہو اس کے آدھے وقت نیت کرسکتا ہے یعنی تھیناً گیارہ (۱) بجے تک اس کے بعد نیت کرنے کا اعتبار نہیں) قضا روزے کی نیت رات سے کرنی ضروری ہے۔ کفارہ کے روزہ کی نیت بھی رات سے ضروری ہے۔ نذر معین کی نیت بھی رات سے ضروری ہے۔ یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے نیت کرلے (نذر غیر معین یہ ہے کہ کوئی دن معین نہ کرے بلکہ خدا کے لیے اپنے اوپر روزے واجب کرلے یا مثلاً یوں کہے کہ اگر میرا بھائی تندرست ہوگیا تو پانچ روزے رکھوں گا) زبان سے نیت کرنی ضروری نہیں لیکن اگر چاہے تو سحری کھا کر اس طرح نیت کرلیا کرے بصوم (۲) غد نویت من شہر رمضان اگر کھانا کھانے سے پہلے نیت کرے پھر بھی جائز ہے بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کرنے کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح (۳) ہونے سے پہلے پہلے کھانا پینا سب جائز ہے خواہ نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ رمضان میں اگر نفل وغیرہ روزہ کی نیت کرے تو رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا۔ نفل نہ ہوگا۔

## ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ روزہ یاد نہ رہا۔ اور صحبت کرلی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بلا اختیار حلق میں دھواں یا گرد وغبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۴)۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جاوے یا خود قصداً

(۱) پاکستان اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق گیارہ بجے سے چند منٹ پہلے
(۲) میں نے کل رمضان کے روزہ کی نیت کی۔
(۳) صبح صادق جس کی روشنی آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہے۔
(۴) جان بوجھ کر داخل کریگا تو ٹوٹ جائیگا (تحلیل)

کان میں پانی ڈال لے خود بخود قے آجائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے آکر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم دماغ سے اترا اور اس کو نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا تھوڑی سی قے (یعنی منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرلے تو روزہ نہیں جاتا۔ اگر کوئی شخص بھول کر روزے میں کھا پی رہا ہے اگر وہ قوی و تندرست ہے تو اس کو یاد دلانا بہتر ہے اور اگر ضعیف و ناتواں ہے تو یاد نہ دلانا چاہیے اگر تل یا خشخاش کا دانہ چبالیا تو روزہ نہیں جاتا کیونکہ وہ منہ میں رہ جائیگا حلق میں نہیں پہنچتا۔ اگر دانتوں میں سے خون جاری ہو مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہو گئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ بلکہ اگر آفتاب نکلنے کے بعد بھی غسل کریگا جب بھی روزہ درست و صحیح رہیگا۔ البتہ غسل میں تاخیر کر کے نماز قضا کرنے کی وجہ سے گنہگار و عاصی ہوگا۔

## بعض وہ باتیں جن سے روزہ جاتا رہتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں

کان اور ناک میں دوا ڈالنا قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔ منہ بھر کر قے آئی تھی، اسکو لوٹا کر نگل جانا۔ کلی کرتے ہوئے منہ میں پانی چلا جانا۔ یہ سب چیزیں روزے کو توڑنے والی ہیں۔ مگر صرف قضا آئے گی کفارہ نہیں۔ عورت کو چھونے سے انزال ہو جانے یا بوسہ لینے سے انزال ہو جانے تو روزہ جاتا رہتا ہے۔ مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے، کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کا ٹکڑا یا کچا گیہوں نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا آئے گی۔ ہاتھ سے مل کر منی نکالنا حرام ہے اور اس کی وجہ سے

دنیا اور آخرت میں نہایت نقصان و عذاب اور وبال پڑتا ہے۔ اگر روزہ میں ایسا کریگا تو روزہ جاتا رہے گا۔ صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ حقہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے۔ تل یا خشخاش کا دانہ ثابت نگل جانے سے روزہ جاتا رہے گا۔

حقہ[1] پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ واجب ہوتا ہے۔

علی ہذا القیاس اگر عود کی یا لوبان وغیرہ کی دھونی سلگا کر عمداً ناک یا حلق میں دھواں پہنچائے تب بھی روزہ جاتا رہے گا اور قضا واجب ہوگی۔ اگر کسی ظالم نے قتل[2] کا خوف دلایا بہت سخت مارنے سے ڈرا کر یا زبردستی منہ چیر کر کچھ کھلا پلا دیا تو روزہ جاتا رہا۔ اگر کسی نے بھول کر کھایا اور سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہوگا۔ پھر قصداً کھا لیا تو روزہ گیا اور قضا واجب ہوئی۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو قضا واجب ہوگی۔ اگر سوتے ہوئے کسی نے منہ میں پانی ڈال دیا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر روزہ کھول لیا کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ تو صرف قضا واجب ہوگی۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب نہ ہوگا۔

## ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی واجب ہوتی ہے اور کفارہ بھی

جان بوجھ کر بدوں بھولنے کے صحبت کرنا یا کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی لازم آتی ہے اور کفارہ بھی (اگر بھول کر یہ کام کرے تو روزہ نہیں جاتا اس

(۱) یہ مسئلہ آگے بیان کے مناسب ہے۔ اسگریٹ کا بھی یہی حکم ہے۔ خلیل

(۲) بشرطیکہ اس کو ایسا کرنے پر قدرت ہو اور روزہ دار کو اس کے ایسا کر گزرنے کا گمان غالب ہو بلکہ اسے بھی یا تحریر کوئی عضو توڑ دینے کا یقین ہو۔

کا بیان ہوچکا ہے)روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو (یعنی اتنی قیمت کا مقدور نہیں رکھتا یا اس ملک میں غلام نہیں ملتا جیسے آج کل ہندو پاکستان میں) تو متواتر[1] ساٹھ روزے رکھے یعنی درمیان میں کوئی دن خالی نہ جائے اگر کوئی دن چھوٹ جائے گا تو پھر تمام روزے شروع سے رکھنے پڑیں گے۔ اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا[2] کھلاوے لیکن شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو پہلے وقت کھلایا تھا انہیں کو دوسرے وقت کھلاوے اگر ان کے سوا دوسروں کو کھلاوے گا تو کفارہ ادا نہ ہوگا اگر ایک مسکین کو برابر ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلایا کرے تب بھی کفارہ ادا ہوجائے گا۔ اگر[3] جو یا خرما یا چنا دینا چاہے تو ہر مسکین کو ساڑھے تین سیر دینا پڑے گا۔ اگر ہر ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت دیدی تب بھی جائز ہے۔ کسی عورت نے قصداً کچھ کھا کر یا پی کر روزہ توڑ ڈالا اور پھر اسی روز حیض آگیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا صرف قضا واجب ہوگی۔ کسی شخص پر روزہ توڑنے سے کفارہ واجب ہوا اور پھر اسی روز بیمار[4] ہو گیا تو کفارہ ذمے سے ساقط ہوجائے گا۔ صرف قضا رہے گی۔ اگر مسافر اپنے وطن میں پہنچا اور اسی دن روزہ توڑ ڈالا تو صرف قضا آئے گی کفارہ نہیں۔ نابالغ لڑکا یا لڑکی یا مجنون آدمی اپنا روزہ توڑ ڈالے

---

(۱) برابر اور لگاتار۔

(۲) بٹھا کر کھلانے جتنا وہ کھا سکے کھانا اس کو دیا نہ جائے آٹا دینا ہو تو ہر مسکین کو پونے دو سیر دینا ہوگا اگر گندم کا ہو گا ورنہ دوگنا ساڑھے تین سیر۔

(۳) اگر گندم کا دینا ہوگا تو ہر مسکین کو پونے دو سیر دینا ہوگا۔ اسی تولہ کے سیر سے جو آج کل چل رہا ہے۔

(۴) ایسا بیمار جو روزہ نہ رکھ سکے یا روزہ رکھنے سے مرض بڑھتا ہو جو حکیم سے معلوم ہوگا خود سے معتبر نہ ہوگا۔

تو کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ ماہ رمضان کے سوا اگر کسی اور قضا یا نذر کا کفارہ یا نفل روزے کو توڑ ڈالے تو کفارہ واجب نہیں ہوتا صرف قضا کرنا آتا ہے۔

## ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا

مسواک کرنا، سر یا مونچھوں پر تیل لگانا، آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں سرمہ لگانا مکروہ نہیں اور سرمہ لگا کر سو رہنے سے بھی روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ اگر شہوت سے امن میں ہو (یعنی یہ اندیشہ نہ ہو کہ بوسہ لینے سے انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہو جائے گا) تو بوسہ لینا مکروہ نہیں (خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں اگر بی بی کو اپنے خاوند کا اور نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا جائز ہے۔ نہ روزہ جاتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا اور کپڑا تر کر کے بدن پر لپیٹنا مکروہ نہیں[1]۔

## وہ چیزیں جو روزے میں مکروہ ہیں لیکن روزہ ان سے نہیں جاتا

بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا ایسی حالت میں بوسہ لینا کہ انزال کا خوف ہو یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ تمام دن جنابت یعنی غسل کی حالت میں رہنا فصد[2] کرانا بہت پچھنے لگوانا یہ سب چیزیں مکروہ ہیں مگر روزہ ان سے نہیں جاتا۔ غیبت کرنی حرام ہے۔ اور غیبت سے روزہ نہایت

---

(۱) حسب روایت مفتی اگر شبہ ہو تو فقہ اور حدیث کی معتبر کتابیں مثلاً ابو داؤد وغیرہ کی روایت دیکھو۔ سید اصغر حسین

(۲) فصد کہتے ہیں جو نیک لگوا کر خون نکلوانا آج کل سرنج کے ذریعہ خون نکالنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (خلیل)

سخت مکروہ ہوجاتا ہے۔ روزے میں لڑنا جھگڑنا گالی دینا مکروہ ہے۔ اگر کوئی لڑے تو اپنے دل میں خیال کرلو کہ ہم روزہ سے ہیں۔ ہم کو لڑنا نہ چاہیئے یا اس سے بھی کہہ دو کہ اس وقت ہم روزہ دار ہیں تم کو جواب نہیں دے سکتے۔ جو شخص روزے میں غیبت بد گوئی جھوٹ فریب اور گالی کو نہ چھوڑے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کو اس کے روزے کی کچھ پروا نہیں۔ ان باتوں سے روزہ کا ثواب بہت ہی کم ہوجائے گا اور روزہ مقبول نہ ہوگا۔

## وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوجاتی ہے

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے، تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے سے مرض کے زیادہ ہونے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے جو عورت حمل سے ہو اور روزہ رکھنے سے بچے کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے جو عورت اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو۔ اگر ضرورت سمجھے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرلے۔ مسافر کو اجازت ہے کہ حالت سفر میں رمضان میں روزہ نہ رکھے سفر سے واپس ہونے کے بعد قضا کرلے اگر کچھ تکلیف اور دقت نہ ہو تو بہتر اور افضل یہی ہے کہ رمضان میں سفر ہی میں روزہ رکھ لے اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن کو واپس آگیا اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزے کو پورا کرلے کیونکہ سفر کا عذر اب باقی نہیں رہا اگر کسی مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے سے کچھ تکلیف نہیں ہوتی لیکن اس کے ساتھ والوں کو اس کے روزہ سے دشواری پیش آتی ہے تو افضل اس کو یہ ہے کہ یہ بھی روزہ نہ رکھے۔ واپسی کے بعد قضا کرلے۔ ☆☆

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت جب ہوتی ہے کہ تین روز کا سفر ہو جس کی مقدار علماء نے چھتیس کوس[1] یعنی اڑتالیس میل مقرر فرمادی ہے خواہ ریل کے ذریعہ سے سفر کرے یا کسی اور سواری پر یا پیادہ پا یعنی اگر کسی تیز[2] سواری پر یا ریل میں اڑتالیس میل دو چار گھنٹے میں چلا جائے گا۔ تب بھی مسافر کی اجازت اور رخصت اس کے لیے حاصل ہو جائے گی۔ اگر کوئی شخص اس قدر بوڑھا ضعیف ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اسکو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ہر ایک روزے کے بدلے میں پونے دو سیر گیہوں[3] مسکین کو دیوے اور اگر اتفاق سے اس ضعیف بوڑھے میں اتنی طاقت آجائے کہ روزہ رکھ سکتا ہے تو جو روزے چھوڑ دیے تھے ان کی قضا لازم ہوگی اور ہر روزہ کے بدلے میں پونے دو سیر غلہ گندم یعنی فدیہ جو ادا کر چکا ہے وہ کافی نہ[4] ہوگا اگر کوئی شخص زبردستی کرے اور مار ڈالنے کا خوف دلائے[5] تب بھی رمضان میں روزہ قضا کر دینا جائز ہے۔ عورت کو اپنے معمولی عذر (یعنی حیض) کے ایام میں روزہ رکھنا جائز ہی نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے ان ایام میں بھی روزہ جائز نہیں ہے۔ یہ دونوں ایسے عذر ہیں کہ ان میں اگر کوئی ناواقف روزہ رکھے بھی تو ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ پاک ہونے کے بعد قضا کرنا چاہیے یہاں تک ان عذر والوں کا بیان ہوا جن کو رمضان میں روزہ چھوڑ دینا جائز ہے لیکن ان لوگوں کو یہ نہیں چاہیئے کہ سب کے سامنے بلا تکلف کھاتے پھریں۔ بلکہ رمضان المبارک کی تعظیم لازم ہے ایک دفعہ تنہائی میں کھانے پینے کی ضرورت رفع کرکے

---

(۱) ایک کوس میل سے زائد ہوتا ہے۔ (۲) مثلاً جہاز (قلیل)

(۳) بوزن انگریزی۔

(۴) لیکن اس کی خیرات کا ثواب الگ ملے گا۔

(۵) بشرطیکہ اس کو مار ڈالنے کی قدرت بھی ہو اور روزہ دار کو ایسا کر گزرنے کا گمان غالب ہو۔ بلکہ اگر ہاتھ پیر کوئی عضو توڑ ڈالنے کو اسی طرح کہے تو بھی جائز ہے۔

پھر روزہ داروں کی طرح رکے رہیں۔ اگر کسی عورت کو روزے میں حیض آگیا تو شام تک اس کو کچھ کھانا پینا نہ چاہیے اگرچہ قضا واجب ہوگی لیکن اس طرح انشاء اللہ ثواب اس روزہ کا بھی مل جائے گا۔ اگر بلا عذر کوئی شخص رمضان کا روزہ نہ رکھے تو اس کے عوض میں اگر تمام عمر بھی روزے رکھے جب بھی وہ ثواب اور فضیلت حاصل نہ ہوگی جو رمضان میں ہوتی البتہ قضا روزہ رکھ لینے سے فرض ذمہ سے ساقط ہوجائے گا۔

## روزہ توڑدینے کا بیان

نفل روزہ کو بلا عذر توڑدینا بھی جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور قضا واجب ہوگی اور اگر خفیف سا عذر پیش آگیا۔ تو توڑدینا مکروہ بھی نہیں بلکہ بعض صورتوں میں توڑنا مستحب ہوجاتا ہے اور کبھی ضروری مثلاً کوئی مہمان آگیا جس کے ساتھ کھانا مناسب ہے تو روزہ توڑدینا مستحب ہے یا کسی نے دعوت کردی اگر وہاں جاکر نہ کھانے گا تو اس کو رنج ہوگا تو روزہ توڑدینا مستحب ہے اگر اس کے رنج کا اندیشہ ہو تو بھی توڑ دینا جائز ہے اگر کوئی مرض یا سفر پیش آگیا یا محنت کا کام پڑ گیا تب بھی توڑنا جائز ہے۔ اگر ایسا مرض یا عذر پیش آگیا کہ روزہ نہ توڑنے میں ہلاکت کا اندیشہ ہے تو روزہ توڑدینا واجب و لازم ہوجاتا ہے۔ لیکن ان سب صورتوں میں توڑے ہوئے روزہ کی قضا رکھنا واجب ہے اور فرض روزے کو بلا کسی شدید اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں پس اگر ایسا سخت بیمار ہوگیا کہ اگر روزہ نہ توڑے تو جان جانے کا اندیشہ ہے یا بیماری بڑھ جانے کا خوف ہے تو روزہ توڑڈالنا جائز ہے اگر ایسی شدید پیاس لگی کہ روزہ تمام کرے گا تو مرجائے گا تب بھی روزہ توڑنا جائز بلکہ واجب ہے کسی جانور نے کاٹ لیا یا کوئی زخم لگ گیا تب بھی روزہ توڑ کر دوا پینا اور علاج کرنا جائز

ہے ایسی سب صورتوں میں صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہ آئیگا اگر تپ و لرزہ کی باری کا دن تھا اور یقین تھا کہ تپ لرزہ آئے گا اس نے پہلے ہی سے روزہ توڑ ڈالا اور پھر تپ لرزہ نہ آیا تب بھی کفارہ نہیں صرف قضا واجب ہے دعوت و مہمان کی وجہ سے جیسے نفل روزہ توڑنا جائز ہے۔ فرض کو توڑنا ہرگز جائز نہیں اگر رمضان میں ایسا کرے گا تو کفارہ واجب ہوگا جس کا بیان گزر چکا ہے۔

## قضا روزے رکھنے کا بیان

اگر کسی عذر سے روزے قضا ہوگئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کرلینا چاہئے کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں کیا خبر ہے کہ موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہ جائے مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے واپس ہونے کے بعد جلد ادا کرلینا چاہئے۔ رمضان کے روزے اگر قضا ہوگئے تو اختیار ہے کہ متواتر (یعنی برابر لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق طور پر رکھ لے۔ اگر گذرے ہوئے رمضان کے روزے کسی وجہ سے ادا نہ ہوسکے اور دوسرا رمضان آپہنچا تو پہلے اس رمضان کو ادا کرے جو روزے گذشتہ رمضان کے ذمہ پر ہیں ان کو پیچھے ادا کرے۔ اگر رمضان میں سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا اور پھر واپس ہونے سے پہلے مر گیا تو ذمہ سے قضا جاتی رہی۔ اسی طرح اگر رمضان میں مرض کیوجہ سے روزہ نہ رکھا اور پھر تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو ذمہ سے قضا جاتی رہی۔ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اسے ادا کرنے کا وقت ہی نہ ملا۔ اگر سفر میں بیس روزے قضا ہوئے اور واپس آکر صرف دس روز وطن میں رہا تو دس روز ہی کی قضا سر پر واجب رہی۔ اسی طرح اگر بیماری سے تندرست ہونے کے بعد چار دن زندہ رہا تو چار ہی دن کی قضا واجب ہوگی۔ اگر کسی شخص کے ذمہ پر روزے قضا واجب تھے اور ادا کرنے کا وقت بھی

پایا مگر ادا نہیں کیا اور مر گیا تو اس کے وارثوں اور رشتہ داروں کو مناسب ہے کہ ہر ایک روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سر جو یا چنا یا مکئی، جوار وغیرہ یا اسی قدر غلہ کی قیمت فقرا و مساکین کو دے دیں انشاء اللہ اس کے ذمہ سے روزہ ادا ہو جائے گا۔ اور وہ شخص مال بھی چھوڑ گیا ہے اور اپنے روزے کے عوض میں فدیہ دینے کی وصیت بھی کر گیا ہے تو وارثوں کے اوپر اس کو ادا کرنا واجب اور ضروری ہے۔

## سحر کے کھانے کا بیان اور فضیلت

روزہ کے لیے سحر کا کھانا بہت مسنون اور باعث ثواب ہے رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھاوے بلکہ ایک دو لقمہ یا دو چار دانے یا چھوہارے کا ٹکڑا بھی کھا لے گا تو سنت ادا ہو جائے گی۔ اس آسان اور مفید سنت کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے اس کی وجہ سے روزہ میں قوت اور تسلی رہتی ہے اور سنت نبوی ﷺ ادا ہونے سے ثواب بے حساب حاصل ہوتا ہے اگرچہ نصف رات گزرنے کے بعد کھانے جس وقت کھائے گا سنت ادا ہو جائے گی لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری (۱) حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھاوے اگر سحر کھانے کو اٹھا اور شبہ ہوا کہ شاید صبح ہو گئی تو اگر غالب گمان صبح ہو جانے کا ہے تو سحر نہ کھانا چاہیئے اور اگر رات ہونے کا گمان غالب ہو تو کھا لینا چاہیئے پھر اگر کسی وجہ سے معلوم ہو گیا کہ جس وقت کھانا کھایا صبح ہو گئی تھی تو صرف قضا واجب ہو گی۔ مگر اس روز بھی تمام دن کچھ کھانا پینا نہ چاہیئے اگر صبح ہونے کا شک ہو اور کسی جانب گمان غالب نہ ہو تو ایسی صورت میں افضل یہ ہے کہ نہ کھائے لیکن اگر کھا لے گا تو روزہ ہو جائے

(۱) غروب سے صبح صادق تک کے وقت کے چھ حصے کر کے آخری چھٹے حصہ میں۔

گا اور پھر اگر کسی طرح معلوم ہو گیا کہ صبح ہو گئی تھی تو شام تک رکنا اور قضا رکھنا واجب ہے۔

**فائدہ:**

صبح صادق[1] ہونے سے تقریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے بعد آفتاب نکلتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد پس اگر اتفاق سے کسی روز آپ کی گھڑی غلط ہو یا یہ معلوم نہ ہو کہ کس وقت صبح صادق ہوتی ہے اور آپ کو اشتباہ ہو جائے کہ آج ہم نے سحر کا کھانا صبح صادق سے پہلے کھایا ہے یا پیچھے اور آج کا روزہ ہو گا یا نہیں تو اس اشتباہ اور شک کو رفع کرنے کی بہت عمدہ صورت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد فوراً ہی اپنے پاس یا مسجد میں یا محلہ میں کسی کے پاس گھڑی دیکھ لو کہ اس وقت کتنا بجا ہے اور کیا وقت ہے اور پھر صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے کے منتظر رہو۔ آفتاب نکلنے کے وقت پھر گھڑی دیکھ کر حساب لگا لو کہ اس وقت کھانا کھانے کو کس قدر عرصہ گذرا ہے اگر ایک گھنٹہ بیس منٹ گزر گئے یا پورا ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا تو سمجھ لو کہ یقیناً روزہ ہو گیا ورنہ سمجھو کہ نہیں ہوا اگر روزہ نہ ہوا جب شام تک کھانے پینے سے باز رہے تو انشاء اللہ ثواب کامل ہو جائے گا۔ لیکن قضا رکھنا واجب ہو گا۔ اگر کسی مؤذن یا مرغ نے صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں جب تک کہ واقع میں صبح صادق نہ ہو جائے۔ سحر کے بعد اگر منہ میں پان لیکر سو گیا تو جب تک حلق میں پیک پہنچنے کا یقین نہ ہو جائے صرف شک[2] سے روزہ میں خلل نہیں آئے گا۔

---

(۱) یہ سب مضمون تقریبی ہے ایسی مجبوری میں جہاں کچھ نہ مل سکے ورنہ رواجی جنتری یا نقشہ سحر و افطار سے حساب لگائیں۔ (۲) لیکن لعاب کے ساتھ مل مل کر حلق میں جانا یقینی ہوتا ہے اس لیے روزہ ٹوٹ جائے گا مگر سونے کی حالت کی وجہ سے قضا آئے گی کفارہ نہ ہو گا اور شب کی صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ منہ نیچے کو جھکا کر سوئے اس صورت میں جو شک آئے گا اس سے روزہ نہ جائے گا۔

## روزہ افطار کرنے کا بیان

آفتاب غروب ہوجانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنا چاہیے۔ البتہ جس روز ابر ہو اس دن کسی قدر احتیاط کے لیے دیر کرنا بہتر ہے کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے اگر خرما نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا چاہیے آگ کی پکی ہوئی چیز (مثلاً روٹی، چاول، شیرنی وغیرہ) سے افطار کرنے میں بالکل خرابی اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز ہو اور اگر خرما ہو تو سب سے افضل ہے روزہ افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو اللھم لک[1] صمت و علی رزقک افطرت روزہ افطار کرنے کے بعد نماز سے پہلے کلی کرلو تاکہ نماز میں کھانے کا مزا[2] منہ میں نہ رہے۔ کسی کو افطار کے لیے کچھ کھانا یا خرما وغیرہ دے کر روزہ افطار کرانے سے اسی قدر ثواب حاصل ہوتا ہے جس قدر روزہ رکھنے سے اگر تم کو کوئی شخص افطار کے لیے کچھ دے تو لے لو کیونکہ اس سے تمہارے ثواب میں کچھ کمی نہیں آتی اس کو ثواب حاصل ہوجاتا ہے۔ پھر تم کیوں بخل کرتے ہو۔ البتہ رشوت خوار، سود خوار کی افطاری سے روزہ افطار نہ کرنا ورنہ ثواب کم ہوجائے گا۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے میں مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کردیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ مسئلہ حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر عمل تھا ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا۔

## نماز تراویح کا بیان

جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شب کو حسب طاقت عبادت کرے

---

(۱) اے اللہ میں نے آپ کے لیے ہی روزہ رکھا اور آپ کے ہی رزق پر افطار کیا ہے۔
(۲) گو اس سے نماز میں خلل نہیں ہوگا۔

صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لیے تو اس کے تمام پہلے کیے ہوئے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ رمضان المبارک میں عشاء کی فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت تراویح مسنون ہے خود جناب رسول مقبول ﷺ نے بھی چند روز تراویح باجماعت ادا فرمائی ہے اور پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہؓ نے بھی تراویح پڑھی ہے (بعض لوگ کہتے ہیں کہ تراویح کی بیس رکعت بدعت ہیں یہ غلط ہے) بیس رکعت سے کم تراویح پڑھنا نہ کسی حدیث سے ثابت ہے نہ کسی امام کا قول ہے نہ کسی مجتہد کا بارہ یا آٹھ رکعتوں کا جو احادیث میں ذکر ہے وہ تہجد کی نماز ہے۔ تراویح کو اس سے کچھ علاقہ نہیں ہے۔ (تراویح بیس سے کم کہیں ثابت نہیں) تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے اگر تمام اہل محلہ جماعت چھوڑ دیں اور تنہا تنہا مکان میں پڑھا کریں تو سب گنہگار ہوں گے اگر محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہے لیکن ایک شخص تنہا گھر میں اپنی تراویح علیحدہ پڑھتا ہے تو سنت ادا ہوجائے گی لیکن بہت بڑا ثواب اور فضیلت ہاتھ سے جاتی رہی تمام رمضان میں ایک قرآن شریف ضرور ختم کردینا چاہیئے۔ تین دن سے کم میں ایک قرآن تراویح میں ختم کرنا اچھا نہیں اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا۔ اور پوری چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں رکعتوں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئیے۔ چار نہ سمجھنا چاہئیے اگر امام بیٹھ کر تراویح پڑھاوے اور مقتدی کھڑے رہیں تو جائز ہے اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت تراویح پڑھا چکا ہے اور وہی حافظ دوسری مسجد میں جا کر تراویح پڑھاوے تو جائز ہے مگر اچھا نہیں جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہوں وہ اگر وتر پڑھ لے اور پھر اپنی چھوٹی ہوئی تراویح ادا کرے تو درست ہے جو شخص وتر کی جماعت میں دوسری یا تیسری رکعت میں شریک ہو۔ جب امام دعائے قنوت پڑھے تو وہ بھی پڑھ لے اور امام کے بعد جب اپنی رکعتیں ادا کرے تو ان میں صرف الحمد اور

سورت پڑھے لیکن اگر غلطی سے اس نے دوبارہ بھی دعاء قنوت پڑھی تو نماز میں کچھ خلل نہیں آئے گا۔ جو حافظ روپیہ کے خیال سے تراویح میں قرآن مجید ختم کرتا ہے اس کے پیچھے پڑھنے سے الم ترکیف پڑھانے والے کے پیچھے پڑھنا بہتر ہے۔ جو مال کی طمع سے نہ پڑھتا ہو اور اگر اجرت[1] مقرر کرکے حافظ سے تراویح میں قرآن سنا جائے تو کسی کو ثواب نہیں ہوتا نہ امام کو نہ مقتدی کو قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں بڑا گناہ ہے۔ اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو۔ قوی اور بہت صحیح قول یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

## اعتکاف کا بیان

رمضان المبارک کے آخر عشرہ میں اعتکاف سنت[2] ہے اگر سارے محلہ میں یا تمام بستی میں سے کوئی شخص بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ نیت کرکے مسجد میں رہنا اور سوائے ضروری حاجت اور غسل اور وضو کے لیے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں بالکل ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے البتہ نیک کلام کرے اور بد کلامی لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔ اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں بلکہ نماز و تلاوت قرآن یا پڑھنا پڑھانا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے اعتکاف اس مسجد میں

---

(۱) اور اگر اجرت مقرر تو نہیں مگر وہاں رواج اس کا ہے کہ پڑھنے والے ضرور کچھ دیتے ہیں تو اس طرح بھی مقرر کرنے کی طرح ہے لینے والے گنہگار ہوں گے۔

(۲) سنت مؤکدہ ہے مگر علی الکفایہ یعنی اگر محلہ میں سے ایک نے بھی کرلیا تو کوئی سنت کا تارک نہ شمار ہوگا اور کسی نے بھی نہ کیا تو سب ترک سنت والے ہوں گے۔

ہوسکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو جمعہ (۱) کی نماز کے لیے اندازہ کرکے ایسے وقت میں چلا جاوے کہ جامع مسجد میں جاکر سنتیں پڑھ لے اور خطبہ سن لے اگر کچھ زیادہ دیر لگ جائے گی تو اعتکاف میں نقصان نہ آئے گا۔ اور اگر جامع مسجد ہی میں اعتکاف کرے تو بہت افضل ہے اگر بلاضرورت طبعی (۲) و شرعی ایک منٹ کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ خواہ بھول کر نکلے یا عمداً اگر اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جاوے۔ اور جب عید کا چاند نظر آجائے تب اعتکاف سے باہر ہو۔

## شب قدر کا بیان

لیلۃ القدر نہایت قدر والی رات ہے چونکہ اس امت کی عمریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اس لیے خدا تعالیٰ نے ایک شب ایسی مقرر فرمادی کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے (ہزار مہینہ کے تراسی برس چار ماہ ہوتے ہیں) لیکن اس کو پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ اس کی تلاش میں کوشش کریں اور ثواب بے حساب پاویں۔ تمام رمضان کی راتوں میں اس کو تلاش کرنا چاہیے خصوصاً آخری عشرہ میں اکیس، تیئیس، پچیس، ستائیس، انتیسویں شب میں زیادہ احتمال ہے۔ لہذا ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو یا خوف بیماری کا ہو یا اپنے ضروری کام کے حرج کا خیال ہو تو جس قدر طاقت ہو شب بیداری کرے۔ نفل نماز پڑھے یا قرآن

---

(۱) اگر وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو اور جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جانا پڑے۔

(۲) پاخانہ، پیشاب، غسل، وضو، نماز وغیرہ۔ مگر غسل سے مراد فرض غسل ہے جمعہ کا یا گرمی کا نہیں اور وضو کے لیے جبکہ کوئی جگہ کنارہ پر نہ ہو یا پانی لانے والا نہ ہو اور نماز جماعت کی ہو۔

مجید پڑھے اور کسی قسم کی عبادت میں مشغول رہے شب قدر میں کسی چیز کا نظر آنا ضروری نہیں اور اگر کبھی کوئی نور اور تجلی نظر پڑے تو کچھ بعید بھی نہیں۔

## صدقۂ فطر کا بیان

صدقہ فطر اس شخص پر واجب ہے کہ اس کے پاس ساڑھے باون روپیہ (۱) نقد یا اس سے زیادہ ہوں یا زیور یا کوئی مال (۲) زمین جائیداد یا تجارت کا مال ساڑھے باون روپیہ یا اس سے زیادہ قیمت کا ہو (صدقہ واجب ہونے میں یہ شرط نہیں کہ سال بھر گزر جائے) پس جس شخص کی ملک میں اتنا مال ہو جس کا ذکر کیا گیا اور اس کو اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے بھی صدقات الفطر ادا کرنے چاہئیں بڑی یعنی بالغ) اولاد کی طرف سے باپ پر صدقہ واجب نہیں اگر خود ان کی ملک میں مذکورہ بالا مقدار کا مال ہو تو ان پر واجب ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ بی بی کا فطرہ خاوند کے ذمہ واجب نہیں لیکن اس زمانہ میں مناسب (۳) یہ ہے۔ کہ اگر زوجہ کے پاس مال ہونے کی وجہ سے صدقہ واجب ہو تو خاوند اس کو ادا کرے اور اگر خاوند ادا نہ کرے تو عورت کو خود فکر چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس رہنے سے زائد مکان یا دکان ہو۔ اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے جس شخص کے ذمہ اتنا قرض ہو کہ اگر اس کے ادا کرنے کا حساب لگایا جائے تو تمام مال صرف ہو کر ساڑھے (۴) باون روپیہ کی مالیت سے بھی کم رہ جائے

---

(۱) یہ اس وقت تھا جب روپیہ چاندی کا تھا اب تو ساڑھے باون تولہ چاندی پر ہے۔ جس زمانہ میں جو قیمت بنتی ہوگی اس پر ہوگا۔ مثلاً دو روپیہ تولہ نرخ ہو تو ۱۰۵ پر، زیادہ نرخ ہو تو زیادہ پر۔

(۲) روزمرہ کی ضرورت سے زائد۔

(۳) کیونکہ عورت کے پاس اکثر مال زیور جائداد کے سوا نہیں ہوتا اگر ہو تو خود دے اور ہر بالغ کی طرف سے اجازت پر کافی ہوگا بلا اجازت نہ ہوگا۔

(۴) ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کی مالیت۔

یا کچھ بھی نہ رہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ صدقہ فطر ایک آدمی کی طرف سے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو اور چنا وغیرہ[1] دینا چاہیئے۔ صدقہ فطر ایسے لوگوں میں تقسیم کرو جو مفلس و محتاج ہوں اگر تمہارے عزیز و رشتہ دار غریب و مفلس ہوں تو ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں۔ امامت یا اذان کے عوض میں صدقہ فطر دینا جائز نہیں صدقہ فطر کی قیمت مسجد پر صرف کرنا جائز نہیں چند[2] آدمیوں کا فطرہ ایک محتاج کو دے دینا جائز ہے۔ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینے کا بہت ثواب[3] ہے جو شخص عید کے دن صبح صادق سے پہلے مر جائے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزے رکھنا شرط نہیں بلکہ جس نے غفلت سے یا کسی عذر سے روزے نہ رکھے ہوں وہ بھی صدقہ فطر ادا کرے۔

## عید کا بیان

خوشبو[4] میسر ہو تو لگاؤ۔ نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرو۔ نماز کے لیے سویرے عید گاہ میں جاؤ۔ جس راستے[5] سے گئے تھے اسے چھوڑ کر دوسرے راہ سے واپس آو۔ عید کے روز جس قدر خیرات و صدقات کرنے کی طاقت ہو کرو اور غریبوں و مفلسوں کی مدد کرو۔

---

(۱) یا ان کی قیمت۔
(۲) اور ایک کا چند کو بھی دے دینا جائز ہے جو حاجت مند ہوں۔
(۳) لیکن اگر اس وقت تک ادا نہیں کی تو ساری عمر ذمہ رہے گا اور رمضان میں بھی دینا جائز ہے۔
(۴) یہ سب باتیں مستحب ہیں۔
(۵) آہستہ آہستہ تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ کہتے ہوئے

## ترکیب نماز عید[1]

جب امام کھڑا ہو تو تم بھی کھڑے ہو کر زبان سے یا دل سے یہ نیت کرو کہ عید کی نماز مع چھ تکبیروں کے خدا کے واسطے امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اول دفعہ اللہ اکبر سن کر تم بھی اللہ اکبر کہو اور ہاتھ باندھ لو اور سبحانک اللھم پڑھو اور دوسری دفعہ اللہ اکبر سن کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو۔ تیسری بار اللہ اکبر[2] سن کر پھر اسی طرح کرو چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر کان تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نماز میں رہتے ہو رہو، دوسری رکعت میں جب امام سورت ختم کریگا تب اللہ اکبر کہے گا۔ اسی وقت تم اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو۔ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسے ہی کرو ان تینوں دفعہ ہاتھ باندھو چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو اور خطبہ سن کر واپس آجاؤ اللہ کا شکر کرو کہ عبادت تمام ہوئی۔

ختم شد



(۱) نماز واجب ہے اور خطبہ سنت مگر اس کا سننا واجب ہے۔

(۲) اور کہہ کر۔

# روزہ کی حکمتیں

اے ایمان والو - تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا- تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ- (قرآن مجید)

انسان کی عقل کو اس کے نفس پر غلبہ ہونا چاہیئے کیونکہ عقل بادشاہ ہوتی ہے اور نفس غلام ہوتا ہے مگر بعض دفعہ گناہوں کے سبب نفس انسانی کو عقل انسانی پر غلبہ ہوجاتا ہے اس لیے نفس کو مغلوب کرنے کے لیے اسلام نے روزہ مقرر فرمایا ہے روزہ سے انسان میں خدا کا خوف اور تقویٰ پیدا ہوجاتا ہے- روزہ سے انسان کو اپنی محتاجی اور خدا تعالیٰ کی طاقت اور جلال پر نظر پڑتی ہے- روزہ سے روحانیت ترقی کرتی ہے اور فرشتوں سے قرب ہوجاتا ہے-

انسانی ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور صبر انسان میں پیدا ہوجاتا ہے اور صبر تمام نیکیوں کی ماں ہے- روزہ سے جسم اور روح کی صحت قائم رہتی ہے چنانچہ اطبا نے لکھا ہے کہ کم کھانا صحت کے لیے مفید ہے- صوفیاء کرام نے لکھا ہے کہ کم کھانا دل کی صفائی کے لیے مفید ہے- روزہ ایک روحانی غذا ہے جو آئندہ جہان میں انسان کو غذا کا کام دیگی- جو روزہ نہیں رکھتے وہ عالم بالا میں بھوکے پیاسے ہوں گے اور ان پر روحانی افلاس چھا جائے گا کیونکہ انہوں نے روزہ رکھ کر روحانی غذا کو ساتھ نہیں لیا-

(ماخوذ المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ)

مصنف: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

# شیخ المشائخ غوث الاعظم
# حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان باطن کی صفائی اور وفا کا مہینہ ہے۔ یہ ذکر کرنے والوں، صبر کرنے والوں اور سچوں کا مہینہ ہے۔ جب یہ مہینہ تیرے دل کی اصلاح کرنے تجھے خدا کی نافرمانی سے باز رکھنے اور بدبخت نافرمان لوگوں سے دور رکھنے میں ناکام رہا تو پھر کونسی چیز تیرے دل پر اثر کرے گی۔ اور پھر کس نیکی کی تجھ سے توقع رکھی جاسکتی ہے۔ کونسی بدبختی ہے جو تجھ میں نہیں اور کون سی فلاح اور کامیابی ہے جس کی تجھ سے امید رکھی جائے۔ ہوشیار ہوجاؤ رحمت خداوند نازل ہوچکی ہے۔ خواب غفلت سے بیدار ہوجاؤ اور بقیہ مہینہ توبہ و استغفار میں گزارو۔ خدا تعالیٰ کے احکام بجالاؤ اور اس سے بخشش طلب کرتے رہو۔ ہوسکتا ہے کہ تم بھی ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہوجاؤ جنہیں خدا تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی میسر آنیوالی ہے۔ ماہ رمضان کو عاجزی اور آنسوؤں سے رخصت کرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

اللہ تعالیٰ پورے ماہ رمضان فرماتا رہتا ہے اے میرے بندو اور کنیزو تم کو بشارت ہو صبر کرو اور ثابت قدمی دکھاؤ قریب ہے کہ تمہاری تکلیف اور دکھ درد کو دور کروں اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دو۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ رمضان کی مثال دوسرے مہینوں میں اس طرح ہے جس طرح سینوں میں دل ہوتے ہیں۔ انسانوں میں پیغمبر ہوتے ہیں اور شہروں میں مکہ مکرمہ ہے۔

جس طرح مکہ مکرمہ اپنے سے دجال لعین کو دور رکھتا ہے اسی طرح ماہ رمضان اپنے سرکش شیطانوں کو دور رکھتا ہے اور وہ قید ہوجاتے ہیں۔ جس طرح انبیاء

کرام علیہم السلام گنہگاروں کی شفاعت کرتے ہیں اسی طرح رمضان روزہ داروں کی شفاعت کرنے والا ہے جس طرح دل نور معرفت اور ایمان سے مزین ہوتا ہے اسی طرح ماہ رمضان تلاوت قرآن کے نور سے روشن اور مزین ہوتا ہے۔ پس جس شخص کی ماہ رمضان میں بخشش نہ ہوئی تو پھر اور کون سے مہینے میں مغفرت ہوگی۔

(غنیۃ الطالبین)

## شیخ المشائخ سلطان العارفین حضرت سید علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ

فرماتے ہیں کہ روزہ آنکھوں کو بد نگاہی سے بچانے۔ کانوں کو غیبت، لغو اور جھوٹی باتیں سننے سے بچانے اور زبان کو غیبت اور فحش باتوں سے محفوظ رکھنے اور جسم کو تمام خلاف شرع افعال سے روکنے کا نام ہے۔ (کشف المحجوب)

## خاتم المحدثین امام المتکلمین
## حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
## محدث دہلوی قدس سرہ العزیز

فرماتے ہیں کہ جب مسلمان اس ماہ میں روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتےؒ اور انوار الٰہی کے سمندر میں غوطے لگاتے ہیں اور ان کی دعائیں ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں تو اس وقت ادنیٰ لوگوں پر بھی اولیائے کاملین کے انوار کا پرتو پڑتا ہے اور ان کی برکات جماعت پر چھا جاتی ہیں اور ہر شخص عبادات سے قریب اور گناہوں سے دور ہوجاتا ہے تو اس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ جنت کے

دروازے کھل گئے اور دوزخ کے دروازے بند ہوگئے۔ کیونکہ جنت کی حقیقت خدا تعالیٰ کی رحمت ہے اور جہنم کی حقیقت خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

## شمس العارفین حضرت بشر حافیؒ

فرماتے ہیں کہ بھوک (روزہ) دل کو صاف کرتی ہے اور نفسانی خواہشات کو مار دیتی ہے اور مشکل علوم سکھاتی ہے۔ (عوارف المعارف)

## رمضان المبارک اور لیلۃ القدر کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے سال کے تمام دونوں میں جو خیر و برکت رکھی ہے وہ تمام رمضان المبارک میں جمع فرمادی اور تمام رمضان کی خیر و برکت کو آخری عشرہ میں پھر جمع فرمادیا اور آخری عشرہ کی تمام خیر و برکت کو پھر لیلۃ القدر میں جمع فرمایا۔ غرض رمضان تمام خیر و برکت کا عطر اور روح ہے۔ اس لیے اکثر اکابر صوفیائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نیکی کرنا چاہے مگر توفیق نہ ہوتی ہو تو رمضان المبارک میں وہ نیکی ہمت کر کے کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سارا سال توفیق رہے گی۔

(ماخوذ کتب تصوف)

## حدیث شریف

رمضان کی پہلی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور آخری رات تک کھلے رہتے ہیں رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے سے ہر رکعت کے عوض ڈھائی ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رمضان کا پہلا روزہ رکھنے کی وجہ سے ایک سال کے صغیرہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور روزانہ صبح سے شام تک ستر ہزار

فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (بیہقی بطولہ)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اگر لوگوں کو رمضان کی ساری فضیلتوں اور برکتوں کا پتہ چل جاتا تو آرزو کیا کرتے کہ سارا سال ہی رمضان رہتا۔

## حدیث قدسی

حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر نیکی کا اجر دس گناہ تک ہوتا ہے اور کبھی سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں لیکن روزہ سب نیکیوں سے علیحدہ نیکی ہے۔ اس نیکی کا تعلق خاطور پر میرے ساتھ ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔

بندے نے کھانے پینے کی خواہش کو میری ہی وجہ سے ترک کیا ہے لہذا میں ہی اس کا صلہ اور اجر دوں گا۔ (مسلم)

## حدیث شریف

روزہ میری شے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں (بخاری و مسلم)

## شرح:

روزہ میری شے ہے۔ روزہ کو اپنا کیوں فرمایا ہے اس کے مختلف پہلو ہوسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس قدر عبادات ہیں ان کی کچھ نہ کچھ صورت بھی محسوس ہوتی ہے مثلاً نماز کی صورت رکوع، سجود، قیام، قعود محسوس ہے۔ زکوۃ کی صورت اعطاء محسوس ہے۔ حج کی صورت ارکان مخصوصہ امکنہ مخصوصہ میں ادا کرنا محسوس ہے۔ مگر روزہ ایسی شے ہے کہ اس کی کوئی صورت محسوس نہیں ہے۔ نماز پڑھو تو

سب کو معلوم ہوجاوے گا کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ حج کرو تو سب دیکھیں گے۔ بخلاف روزے کے کہ کسی کو خبر نہیں ہوتی کیونکہ اس کی حقیقت چند اشیاء کا ترک ہے اور وہ محسوس نہیں۔ (الصوم)

## تارک روزہ کی سزا

حضرت ابوعامہؓ سے ابن خزیمہ میں روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ ان کے جبڑے چرے ہوئے ہیں۔ ان سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ روزہ خور ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے احمد ابو داؤد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی شریف میں روایت ہے کہ حضور اقدس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا ایک روزہ ترک کردینا اتنا سخت ہے کہ ساری عمر روزے رکھنے کے بعد بھی اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا۔

## حدیث شریف

روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے (نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن خزیمہ)۔

## شرح:

ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔ ایک

روایت میں آیا ہے کہ روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے دوسری روایت میں ہے کہ روزہ جہنم سے حفاظت ہے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے۔ بعض علماء کے نزدیک جھوٹ اور غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں ان حضرات کے نزدیک ایسی ہیں جیسے کہ کھانا پینا وغیرہ سب روزہ کو توڑنے والی اشیاء ہیں۔ جمہور کے نزدیک اگرچہ روزہ ٹوٹتا نہیں مگر روزہ کی برکات جاتے رہنے سے تو کسی کو بھی انکار نہیں۔ (فضائل رمضان)۔

## شب قدر کی دعا

رمضان المبارک کی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں راتوں میں یہ دعا پڑھو۔ **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔**

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہذا تو مجھے معاف فرمادے۔ (حصن حصین)

## افطار کے بعد کی دعا

**ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ**

ترجمہ: پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ ثواب ثابت ہوچکا۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان فارسیؓ سے بیہقی منذری اور ابن خزیمہ شریف میں روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شعبان کی آخری تاریخ میں وعظ فرمایا کہ۔

تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز (سنت) فرمایا جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ (اس ماہ میں نفل عبادت کا ثواب فرض عبادت کے برابر ملتا ہے)"۔

یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی کا روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کہ پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلادے اس پر بھی مرحمت فرمادیتے ہیں۔

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام وخادم) کے بوجھ کو ہلکا کرے (روزہ کی وجہ سے اس سے کم کام لے) تو حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں۔ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔

پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ (جہنم) سے پناہ مانگو۔

جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے کہ جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

یہ خطبہ مبارک ارشاد فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے ہی لوگوں کو رمضان کے متعلق ضروری باتیں معلوم ہوجائیں تاکہ ان مبارک دنوں میں کوئی گھڑی بھی غفلت سے نہ گزرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مفت کے خزانے:

کیا خوب مہینہ ہے مہینہ رمضان کا
رحمت کا خزینہ ہے مہینہ رمضان کا

## منٹوں میں لکھ پتی بلکہ ارب پتی

★ -رمضان المبارک کا ایک ایک روزہ سال بھر کے تین سو چون مسلسل روزوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

★ -بلا عذر اگر اس کا ایک روزہ بھی نہ رکھا گیا تو عمر بھر کے روزے بھی اس کی جگہ کافی نہیں ہوں گے۔

★ -رمضان میں ہر فرض کا ثواب ستر گنا، ہر نفل، اعتکاف وذکر اور ہر نیک کام کا ثواب ستر گنا ہو کر فرض کے برابر ہوجاتا ہے۔

★ - نماز کا ثواب گھر پر ایک کا، مسجد میں پچیس کا، جامع مسجد میں پچاس کا تھا لیکن رمضان میں ستر گنا اور زائد ہوگا اس لیے رمضان میں گھر پر ستر، مسجد میں سترہ سو پچاس، جامع مسجد میں تین ہزار پانچ سو ہوجاتا ہے اور پانچوں نمازوں کا گھر پر تین سو پچاس کا، مسجد میں آٹھ ہزار سات سو پچاس کا، اور جامع مسجد میں سترہ ہزار پانچ سو کا روزانہ ثواب ہوگا۔

★ - جماعت کا ستائیس گنا، پنج وقتہ ایک سو پینتیس اور رمضان کا ستر گنا نو ہزار چار سو پچاس ثواب ہوگا۔

★ - قرآن مجید کے ہر حرف پر دس نیکیاں تو رمضان میں سات سو ہونگی قرآن مجید کے کل حروف تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر، اس طرح پورے قرآن مجید کا ثواب رمضان میں بائیس کروڑ پینسٹھ لاکھ انہتر ہزار سات سو بنتا ہے۔ سننے والے کو بھی اتنا ہی ثواب اور جو سمجھ کر پڑھے یا سنے اسے اتنا ہی مزید ثواب اور جو پڑھے بھی، خود سنے بھی اور سمجھے بھی اسے اس ثواب کا تین گنا یعنی سرسٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ نو ہزار ایک سو ثواب ملے گا۔ اس کے علاوہ قرآن کو مس کرنا یعنی چھونا اور دیکھنا یہ بھی دس دس گنی زیادہ عبادات ہے۔ اس طرح پورا قرآن مجید پڑھنے پر تیرہ ارب انسٹھ کروڑا کیس لاکھ بیاسی ہزار ثواب ہوگا۔

★ - قرآن مجید پڑھنے کا یہ عظیم الشان ثواب شبینہ کی ایک رات میں حاصل ہوسکتا ہے بشرطیکہ کسی مکروہ یا خلافِ شرع یا ریاء و نمود سے اس شبینہ کو ملوث نہ کیا جائے۔

★ - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جو سب کو یاد ہے اس کے انیس حرف ہیں اور رمضان میں تیرہ ہزار تین سو نیکیاں صرف بسم اللہ کے پڑھنے پر ملیں گی اور جو جو سورتیں حفظ ہوں، وضو یا بے وضو چلتے پھرتے ہر حرف پر اتنی نیکیاں مفت ملیں گی۔

★ - ہر ادنٰی سے ادنٰی نیک کام کا ثواب ستر گنا ہے۔ خواہ راستہ سے کانٹا ہٹانا ہی ہو۔

★ - ایک بار درود شریف پر دس نیکیاں اور رحمتیں جو رمضان میں سات سو ہوتی ہیں۔ سب سے چھوٹا درود "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے جو ایک منٹ میں سو بار ہوسکتا ہے جس کا ثواب رمضان میں ستر ہزار فی منٹ ہوا تو

ڈیڑھ منٹ میں ایک لاکھ پانچ ہزار نیکیوں سے لکھ پتی ہو گئے۔

★ - شب قدر ہزار ماہ یعنی تیس ہزار دن اور تیس ہزار رات کے برابر یعنی ساٹھ ہزار گنا ثواب ہے۔ غروب شمس سے صبح صادق تک ہر منٹ کا ثواب ساٹھ ہزار منٹ کے برابر ہے۔ ایک منٹ کا ضائع کرنا بھی کسقدر خسارہ کی بات ہے۔

★ - نیکی کی ترغیب پر اتنا ہی ثواب ہے جتنا کرنے والے کو ہے اس لیے ہر وقت ہر نیک کام کی ترغیب دی جائے تاکہ اس کے برابر ثواب ملتا رہے۔ اور ہر برے کام سے روکنے کی تدبیر بھی۔ تاکہ اس کے بچنے کے برابر بھی ثواب حاصل ہو۔

★ - اعتکاف پر انسان اور دوزخ کے درمیان تین خندق کا فاصلہ ہوجاتا ہے۔ مسجد میں قدم رکھتے ہی واپسی تک کے نفلی اعتکاف کی نیت سے مفت کا یہ ثواب حاصل ہوگا۔

★ - زکوۃ و عشر میں اور صدقہ و خیرات میں رمضان کی وجہ سے ستر گنا ثواب زائد ہوگا اللہ کی راہ میں دیے ہوئے کا ثواب رمضان میں انچاس ہزار ہے۔

★ - ان سب کاموں میں ایصال ثواب کی بھی نیت کی جاسکتی ہے۔ خواہ مردہ کو خواہ زندہ کو خواہ ان لوگوں کی جو ابھی پیدا ابھی نہیں ہوئے فقہاء نے لکھا ہے کہ ایصال ثواب میں سب مسلمانوں کی نیت کرنی چاہیے کیونکہ ثواب تقسیم نہیں ہوسکتا بلکہ پورے کا پورا ہر ایک کو ملتا ہے۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) جمیل احمد تھانوی

(فقیہ العصر حضرت مولانا) جمیل احمد تھانویؒ

## رمضان شریف

نعمتیں آئیں مہینہ رمضان کا آیا
ہر مسلمان کے لیے رحمت و برکت لایا
دین و دنیا کی عجب نعمت عظمیٰ آئی
گھر کے ہر سمت سے اب رحمت مولیٰ آئی

ہم مسلمان ہیں دیتے ہیں فقط حکم پہ جان
کیا ہے پھر دانہ و آب حقہ و سگریٹ اور پان
ہم کو اسلام کا دعویٰ تو ہے سچا دعویٰ
اس لیے ظاہر و باطن میں ہے کرنا تقویٰ

نام اسلام کا ہے عشق کی وادی میں قدم
سر میں سودائے طلب ہاتھ میں حکموں کا علم
سر کے بل چلتے ہیں حکموں پہ مسلمان سارے
ہم بھی مسلم ہیں تو اس کام سے ہم کیوں ہارے

جب یہ منظور ہے انسان ہو فرشتوں کا مثیل
ہم بھی ہر خواہش نفسی پہ کریں صبر جمیل
نفل کا اجر ہے فرضوں کے برابر اس میں
اجر ہر فرض کا ہوجاتا ہے ستر اس میں

خوب نفلیں بھی ہوں اور ذکر تلاوت بھی ہو
ہر برائی سے بچاؤ بھی ہو نفرت بھی ہو

خوب خیرات کریں خوب زکوتیں بھی دیں
یعنی کچھ پیسوں میں جنت کا بھی سودا کرلیں

نیک برتاؤ ہو اخلاق ہو نیکی ہیں آئیں
اور ہر کام کو بھی سچ کے اندر لائیں

توبہ کرکے گناہوں کی جڑیں دور کریں
ظلمت قلب کو پھر نور سے معمور کریں

غیبت و ظلم کا ہرگز نہ چلیں ہم رستہ
رکھ رکھا کر اسے کھودیں نہیں روزہ سستا

کوئی الجھے تو یہ کہدیجیے روزہ ہے مرا
گالیاں سن کے بھی ہو صبر تو ہے کیا اچھا

دوزخیں بند ہیں، شیطان ہیں اس میں قیدی
ہر بری بات سے بچنے کی سہولت دیدی

پھر بھی غافل رہیں ہم اور نہ کریں کچھ کوشش
کیسے انصاف سے پھر کیوں نہ ہو اسکی پرسش

اک مہینہ تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں
دل پہ قابو نہ ہو کچھ دن یہ کوئی بات نہیں

چلتے پھرتے بھی رہے لب پہ اگر ذکر اور درود
کام بھی سارے رہیں اجر بھی ہو، نا محدود

پھر کرم یہ کہ اگر بھول کے کھاپی لیں گے
روزہ باقی ہے ثواب اس کا بھی کافی لیں گے

پیٹ میں جائیگی یا مغز کے اندر کوئی شئے
تب تو روزہ نہ رہا ورنہ ابھی باقی ہے
کھائی جاتی ہو غذا کرکے وہ شئے یا کہ دوا
تب توکفارہ بھی ہے ورنہ فقط ایک قضا
خطرہ جاں میں افطار کیا جاتا ہے
اور بلا خطرہ کے کفارہ دیا جاتا ہے
سرمہ و تیل ہو یا ٹیکہ. فصد ، انجکش
آپ کے روزہ میں اس سے نہیں آئیگا شکن
قے اگر ہوگئی اور چاہے وہ خود لوٹ گئی
گو زیادہ بھی ہو روزہ میں نہیں آتی کمی
تھوڑی لوٹانے سے گر حلق میں پھر جا پہنچے
تب بھی باقی ہے، جو منہ بھر ہو تو روزہ ٹوٹے
حلق میں گئی ہے اک بوند اگر جائے گی
روزہ جاتا رہا اب اس کی قضا آئے گی
دھوکے سے یا غلطی سے کبھی ایسا ہوا گر
وقت میں کھایا گیا کچھ تو قضا ہے سر پر
ہر سفر، سخت کہ بیمار ہو کوئی ایسا
جس کو روزہ سے ہو تکلیف تو کرے وہ قضا
عورتیں عذر مہینہ، پہ قضا کردیں گی
جب سہولت ہو تو پھر اس کو قضا کرلینگی
روزہ رکھنے میں مزا یہ ہے ریا ہے ہی نہیں
بے کہے دوسرے لوگوں کو پتہ ہے ہی نہیں

اجر ہر کام کا آتا ہے فرشتوں کے ساتھ
اجر روزے کا مگر دیگا خود اللہ کا ہاتھ

روزہ سے منہ میں جو ہوجاتی ہے کچھ کچھ بو
ہے وہ اللہ کے نزدیک نہایت خوشبو

دن میں روزہ ہو، تراویح ادا ہوں شب میں
آئے پھر مغفرت و رحمت و برکت سب میں

غیب سے رزق کی ہوتی ہے کشائش اس میں
اور سب پچھلے گناہوں کی ہے بخشش اس میں

روزے اس ماہ کے ہوتے ہیں مفید صحت
سال بھر تک کی نکل جاتی ہے ساری علت

معدہ امراض کی جڑ ہوتا ہے کندن اس میں
دل تاریک بھی بن جاتا ہے گلشن اس میں

پیاسے رہتے ہیں جو روزے میں بہت روزہ دار
مچھلیاں کرتی ہیں تب ان کے لیے استغفار

وعدہ ہے گرمی کے روزہ میں پیاسے کے لیے
خوب سیرابی ہے محشر کی حرارت میں اسے

حکم ہے روزہ جو رکھے گا خدا ہی کے لیے
ہوگا دوزخ سے وہ سو سال مسافت سے پرے

ہے ہر ایک نیک مسلمان کے لیے باغ جناں
روزہ والوں کے لیے خاص ہے باب الریاں

جب قیامت میں برے اچھے عمل تلتے ہیں
نیک اعمال مظالم کے عوض ڈھلتے ہیں
روزہ بدلے میں نہ جائیگا کسی شئے کے کبھی
یہ خدا کا ہے خدا ان کو کرے گا رضی

وقت افطار کی ہوتی ہیں دعائیں مقبول
روزے رکھ کے دعاؤںکا بنالو معمول
اک خوشی حشر میں، اور ایک بوقت افطار
یہ مہینہ ہے کہ عیدوںکی ہے اس میں بوچھار

اجر روزے کا سمجھیئے کہ ہے بیحد و حساب
اک اک روزہ پہ کھل جاتے ہیں رحمت کے باب
کرتے ہیں ستر ہزار اعلیٰ فرشتے ابرار
صبح سے شام تک اس کے لیے استغفار

روزہ دار اجر ہر ایک شے سے سوالیتا ہے
روزہ اک ڈھال ہے دوزخ سے بچا لیتا ہے
حق تعالیٰ کا ہے ارشاد کہ روزہ ہے مرا
اجر میں دونگا کہ میرے ہی لیے سب چھوڑا

ہر عبادت کے لیے ہے جزا سات سو تک
روزے کے اجر کو پہنچے نہیں انسان و ملک
جس کے اس ماہ میں ہوں صوم و تلاوت دونوں
حشر میں اس کی کریں گے یہ شفاعت دونوں

روزے لوگوں کے جو افطار کرادیتے ہیں
اس سے وہ اپنے کو دوزخ سے بچا لیتے ہیں
اور ملتی ہیں فرشتوں کی دعائیں کل ماہ
کون ہے جس کو نہیں ان کی دعاؤں کی چاہ

لیلۃ القدر میں پھر ملتے ہیں ان سے جبریل
رقت قلب نمی چشم کی ہے اس پہ دلیل
کیسے پیارے ہیں جو چوکھٹ پہ ہی جا پڑتے ہیں
اعتکافوں میں جو بخشش کے لیے اڑتے ہیں

رات دن گریہ و زاری و دعا و توبہ
ذکر و فکر اور عبادات کا لیکر تحفہ
کوئی اس طرح اگر آئے ہمارے در پر
ہم بھی دیں گے اسے اور وہ تو ہے رحمت ہی کا در

اعتکاف عشرۂ آخر کا تو سنت ہے مگر
تین دن آخری کرلو یہ نہ کر پاؤ اگر
اتنی فرصت بھی نہ ہو تو بھی ہے یہ بہت آسان
جب بھی مسجد میں رہو کرلو تم اس کا بھی دھیان

کام کچھ بھی نہیں اور مفت میں ملتا ہے ثواب
کچھ تو ہو جائیں گے ہم داخل بزم احباب
عورتیں اپنی نمازوں کی جگہ پر بیٹھیں
گھر میں بیٹھے ہی وہ اس طرح سے دولت لوٹیں

ہے شب قدر بہت قدر کی شب نور بہار
کم سے کم اجر میں ہوجاتی ہے جو تیس ہزار
طاق راتیں جو ہیں پانچ عشرہ آخر میں یہاں
لیلۃ القدر کوئی ایک ہے ان میں پنہاں
جاگنا کونسی بڑی بات ہے کل پانچ ہی رات
ایک اک چھوڑ کے تو اور بھی ہے سہل سی بات
پوری شب جس سے عبادت نہ ہو اتنا تو کرے
روز کے کام سے کچھ کام زیادہ تو کرے
کم سے کم یہ تو ہو توبہ کریں اور استغفار
کیا تعجب ہے اسی رات میں بیڑا ہو پار
یہ مہینہ ہے کہ جو دن میں تو روزے رکھے
اور شب بھر بہت اخلاص سے نفلیں پڑھ لے
اس کے ہوجاتے ہیں پھر سارے گناہ ایسے معاف
جیسے پیدا ہوا وہ ماں سے ابھی پاک اور صاف
اس مہینے میں ہے اللہ کی جانب سے ندا
طالب خیر بڑھو، صاحب شر، تو ہٹ جا
ہے اسی ماہ میں قرآن مجید و با نور
لوح محفوظ سے آیا، فلک دنیا پہ یہ نور
اس مہینے میں تو لازم ہے سب کو اکل حلال
پاک روزی سے ہو افطار و سحر یہ ہے کمال

ایسا کرنے پہ فرشتوں کی دعائیں، ہیں اسے
اک دو دن نہیں، ہیں سارے مہینے کے لیے

اور اگر ہو نہیں سکتی کوئی ایسی تدبیر
کیجیے ایسا کہ پھر ہو نہیں اس کی تاثیر

خرچ کرلیجیے لیکر کسی کافر سے ادھار
قرض پھر دیجیے ناپاک کمائی سے اتار

قرض ناپاک نہیں، خرچ تو ہوگا یوں پاک
اور ناپاک کو ناپاک سے ہی سے کیا باک

اس مہینے میں جو کھلتے ہیں فلک کے سب در
ختم تک بند نہیں، کیسی ہے رحمت کی نظر

اس کی راتوں میں نمازوں کے ہر اک سجدے پر
نیکیاں ڈیڑھ ہزار اور محل اک بہتر

سارا یاقوت کا اور اس کے ہیں در تیس ہزار
جس کے ہر در پہ ہے یاقوت کے ضیا کی بہار

اور ہر سجدہ کے بدلے شجر سایہ دار
پانچسو سال چلے جس کے تلے گھوڑا سوار

جس نے پایا یہ مہینہ نہ ہوئی پھر بخشش
زندگی اس کی عبث فیل ہوئی ہر کوشش

وقت ہے وقت کہیں ہاتھ سے جاتا نہ رہے
نفس ہم کو کہیں غفلت میں سلاتا نہ رہے

# مجوزہ میزانیہ برائے تعلیمی سال ۲۱-۱۴۲۰ھ مطابق ۲۰۰۰ء

| | |
|---|---|
| تنخواہ مدرسین (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن۔ پرانی انارکلی۔ اردو نگر۔ راوی بلاک) | 1857120/= |
| تنخواہ عملہ انتظامی (کامران بلاک۔ پرانی انارکلی)(ایک فرد کی مزید ضرورت ہے) | 561106/= |
| تنخواہ عملہ مساجد (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن) | 149207/= |
| تنخواہ عملہ ادارہ اشرف التحقیق (دو افراد کی مزید ضرورت ہے) | 162585 /= |
| اخراجات گیس۔ بجلی۔ پانی اور فون (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن پرانی انارکلی) | 841443/= |
| مصارف مطبخ طلباء مع وظائف طلباء (کامران بلاک، مصطفےٰ ٹاؤن، پرانی انارکلی) پوشاک، کتب و سٹیشنری، | 2130189/= |
| اور علاج معالجہ طلباء کامران بلاک، مصطفےٰ ٹاؤن، پرانی انارکلی | 100,000/= |
| اسٹیشنری و ڈاک جامعہ ماہانہ پمفلٹوں کی ترسیل اس میں شامل ہے | 37922/= |
| تبلیغ، نشر و اشاعت (ماہانہ رسائل کی اشاعت بھی شامل ہے) | 200692/= |
| مرمت اشیاء و عمارات جامعہ (کامران بلاک، مصطفےٰ ٹاؤن، پرانی انارکلی) | 250000/= |
| تواضع مہمانان جامعہ (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن۔ پرانی انارکلی) | 10000/= |
| اخراجات امتحانی سنٹر جامعہ و وفاق المدارس | 32600 /= |
| مفروشات جامعہ (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن۔ پرانی انارکلی) | |
| مفروشات مساجد (کامران بلاک۔ مصطفےٰ ٹاؤن۔ نیز کرایہ شامیانہ) | 85587/= |
| اخراجات باغبانی۔ حصول چرم قربانی | 94689/= |
| سفر خرچ اندرون و بیرون شہر کارکنان ادارہ | 50339/= |
| متفرق اخراجات | 20528/= |
| میزان............................................ | 65,84,007/= |

## توضیحات

تنخواہ عملہ: اساتذہ و منتظمین محققین ادارہ اشرف التحقیق، خطیب، مؤذن اور ملازمین ادارہ کل ۷۰ افراد کام کر رہے ہیں، بڑھتے ہوئے کام کے پیش نظر مزید تقرریاں بھی ممکن ہیں۔ اس مرتبہ تنخواہوں میں سالانہ اضافہ کے ساتھ سابق حکومت کا دیا ہوا بنیادی تنخواہ کا 20% اضافہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

**مرمت اشیاء و عمارات جامعہ:** جامعہ کی زیر استعمال اشیاء کی حسب ضرورت مرمت کرائی جاتی ہے اور جامعہ کی پرانی اور نئی عمارات میں رنگ و روغن، سفیدی اور ضروری مرمت کرائی جاتی ہے۔

**تواضع مہمانان جامعہ:** ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے علماء اور مہمانان کی ضیافت کی جاتی ہے۔

**اخراجات امتحانی سینٹر:** جامعہ ہذا کے تمام درجات کے امتحانات سال میں دو مرتبہ منعقد کرائے جاتے ہیں۔ نیز وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات کا سینٹر بھی جامعہ ھذا کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں قناتوں کا کرایہ و دیگر انتظامی اخراجات، نگران حضرات کی تواضع اور وفاق المدارس کے نگران حضرات نیز نگران اعلیٰ کے قیام و طعام کا بندوبست جامعہ کے ذمہ ہے۔

**مفروشات، شامیانہ:** ادارہ کی ضرورت کے مطابق چٹائیاں، مساجد کے لئے دریاں اور صفیں خرید کی جاتی ہیں۔ نیز جامع مسجد سراج میں موسم گرما میں جمعہ کے روز شامیانے لگائے جاتے ہیں جس کا کرایہ جامعہ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

**اخراجات باغبانی و حصول چرم قربانی:** جگہ کی قلت کے باوجود جامعہ میں گھاس کے مختلف پلاٹ چھوڑے گئے ہیں۔ جن کے چاروں طرف موسم کے مطابق مختلف قسم کے پھول لگائے جاتے ہیں جو روح پرور منظر پیش کرتے ہیں۔ اس کام کے لئے مستقل مالی بھی رکھا گیا ہے۔ اور پھول، پودوں کی پرورش کے لئے مختلف ادویہ، اور کھاد خرید اجاتا ہے۔ نیز عید قربان کے موقع پر چرم قربانی کے حصول، نقل و حمل اور سنبھال پر معقول رقم خرچ ہوتی ہے۔

**سفر خرچ:** ادارہ کی ضرورت کیلئے اندرون و بیرون شہر سفر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مہتمم ادارہ اور بکار جامعہ دوسرے سفر کرنے والے حضرات کو اخراجات سفر دیے جاتے ہیں۔

**اخراجات گیس، بجلی، پانی اور فون :** درس گاہوں، دارالاقامہ اور دفاتر میں ہر جگہ بجلی، پنکھے، گیس لیمپ، گیس چولہے حسب موقع فراہم کئے گئے ہیں۔ درس گاہوں میں روم کولر اور گیس ہیٹر بھی نصب ہیں۔ فون بھی ادارہ کی اہم ضرورت ہے۔

**مصارف مطبخ طلباء مع وظائف طلباء :** امسال جامعہ میں ۸۴۷ طلباء زیر تعلیم رہے، ان میں سے ۳۵۸ طلباء کے قیام وطعام کا خرچ ادارہ کے ذمہ رہتا ہے۔ نیز بلحاظ درجہ طلباء کو نقد وظائف دیئے جاتے ہیں۔ نیز اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیے جاتے ہیں۔

**پوشاک، علاج معالجہ اور کتب واسٹیشنری طلباء :** جامعہ میں مقیم طلباء کو گاہ بگاہ نئے کپڑے دیے جاتے ہیں اور علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ نیز پرہیزی خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں درسی کتب اور حسب موقع اسٹیشنری بھی جامعہ کی طرف سے طلباء کو دی جاتی ہے۔

**اسٹیشنری اور ڈاک جامعہ :** دفتری امور کو چلانے اور ان میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے مختلف قسم کی اسٹیشنری اور رجسٹر خریدے جاتے ہیں نیز جامعہ کا شعبہ دعوت تبلیغ ہر ماہ ایک دینی رسالہ تین ہزار شائع کرتا ہے، جو بذریعہ ڈاک معاونین اور دیگر حضرات کو بھیجا جاتا ہے۔ ادارہ کا تعارفی لٹریچر اور رسیدات معطی حضرات کو رجسٹرڈ اور عام ڈاک سے بھیجے جاتے ہیں۔ اس مد میں اس کی ترسیل کے اخراجات شامل ہیں۔

**تبلیغ ونشر واشاعت :** ادارہ کی طرف سے ہر ماہ دینی معلومات پر مشتمل ایک وعظ اصلاح وتبلیغ کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے جو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ محافل قرأت اور اصلاح وتربیت کی مجالس منعقد کرائی جاتی ہیں۔ نیز جامعہ کی تقریبات کے اشتہارات اور تعارفی پمفلٹ شائع کیے جاتے ہیں۔